Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

# 8۔ تَلَمُّع

ہاجرہ مسرور

(1929ء-2012ء)

ClassNotes

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

ہاجرہ مسرور حاجرا مسرور گرہوں میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد ڈاکٹر تہور علی خان سرکاری ملازم تھے۔ والد کی تبادلوں کی وجہ سے ان کی تعلیم کی شہروں میں ہوئی۔ ان کی اچانک وفات کے بعد حاضرہ کا سلسلہ تعلیم نقطہ ہوگیا۔ ہاجرہ مسرور کو گھر میں ادبی ماحول یسر تھا۔ 1947 میں اپنے خاندان کے ساتھ لکھنو سے ہجرت کر کے لاہور آ گیئں۔ کچھ عرصہ وہ احمد ندیم قاسمی کے ساتھ رسالہ نقوی اور عادات میں شریک رہیں۔ ان کی شادی معروف صحافی احمد علی مدیر ڈان سے ہوئی۔

خواتین افسانہ نگاروں میں ہاجرہ مسرور نے خاصی شہرت حاصل کی۔ ان کے زیادہ تر فسانے خواتین کے مسائل اور چھوٹی بڑی معاشرتی الجھنوں سے بحث کرتے ہیں۔ معروف افسانہ نگار اور نقاد ممتاز سیریل لکھتی ہیں: "اتنی زیادہ تعداد میں اچھے افسانے ہاجرہ مسرور کے علاوہ شاعر ہیں کسی نے لکھے ہیں"۔

ان کے مستعدد افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں، مثلا: چرکے، ہائے اللہ، چوری چھپے، اندھیرے اجالے، تیسری منزل وغیرہ۔ وہ لوگ کے نام سے ان کے ڈراموں کا ایک مجموعہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ حاضرہ کے افسانوں کی کلیات سب افسانے نے میرے ۱۹۹۱ میں لاہور شائع ہوا تھا۔ ہاجرہ مسرور بھرپور ادبی اور سماجی زندگی گزار کر 15 ستمبر 2012 کو کراچی میں وفات پا گیئں اور کراچی ہی میں دفن ہوئیں۔

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

# مشکل الفاظ کے معنی

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اُکتا جانا | دل اُچاٹ ہو جانا | بے مائیگی | کم حیثیت |
| لیٹ رہت ہے | لیٹ رہتی ہے | نیم تاریک | کم روشن |
| امیر کبیر | بہت زیادہ امیر | متعجب | عجیب |
| کالی کلوٹی | کالی سیاہ | اِکا دُکا | کوئی کوئی |
| دل بیٹھنے لگا | ہمت ختم ہونے لگی | مضطربانہ انداز | بے قراری کے عالم میں |
| مزّین | سجا ہوا | تذبذب | پریشانی |
| پھونس | گھاس کے سوکھے تنکے | جائیت | جانا |
| جھنجھلانا | گھبرانا | کثیف | گندھا، گاڑھا |

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

| | | | |
|---|---|---|---|
| آدھمکنا | زبردستی آجانا | گلا پھاڑ کر | اونچی آواز سے |
| حقارت | نفرت | در آنا | اندر آنا |
| اڑے ہوئے | اٹکے ہوئے | اضمحلال | تھکاوٹ |
| زہر معلوم ہونا | بُرا لگنا | پھریریاں | پھریری کی جمع، جُھرجُھری |
| کُجا | کہاں | مضمحل | تھکے ہوئے، بوجھل |
| شرابور ہونا | بھیگ جانا | قہر آلود | نفرت کے ساتھ |
| عیار | مکار | پہرہ | حفاظت |
| ایک مَن کا بوجھ | بہت زیادہ بوجھ | چھینٹا | قطرہ |
| ٹولی | گروہ | بھانپنا | اندازہ لگانا |

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

| | | | |
|---|---|---|---|
| جھرمٹ | ہجوم | سینے کو برمانا | دل کو پریشان |
| نظریں چار ہونا | ایک دوسرے کو دیکھنا | اٹھوائی | اٹھوانے کا خرچ |
| جھکولا | ہچکولا | نجات | رہائی |
| شان | وقعت | دل سے محو کر دینا | دل سے بھلا دینا |
| جھولنا | لٹکنا | تاکنا | لگاتار دیکھنا |
| رکھ دیت ہیں | رکھ دیتے ہیں | کلبانا | کھجانا، تڑپنا |
| ہولڈال | بستربند | طُرفہ | انوکھا |
| برمانا | سوراخ کرنا | رُخ | طرف |

ClassNotes

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

# پیراگراف کی سلیس

**پیراگراف:**

گاڑی کو کو جنبش ہوئی اور وہ دوڑ کر آگے چلا گیا۔ سٹیشن کی دکانیں، خوانچے والے اور کلی اس کی نظروں کے سامنے سے بھاگ رہے تھے۔ وہ دیر تک کھڑی سٹیشن کی بتیوں کو، جو اندھیری رات میں جگنو کی طرح چمک رہی تھیں، گھورتی رہی۔ آخر گھپ اندھیرے میں اس کی نظریں ٹھوکریں کھانے لگیں۔ اب وہ اپنے ڈبے کی طرف متوجہ ہوئی۔ دو سیٹوں پر دو عورتیں رنگین لحافوں میں لپٹی ہوئی تھیں اور ان کے اردگرد بھاری بھاری بکس اور بڑی بڑی پوٹلیاں اس طرح پھیلی ہوئی تھی کہ کسی کے بیٹھنے کی جگہ ہی نہ تھی۔

**حل لغت:** جنبش: حرکت خوانچے والے: پھیری والے متوجہ: دھیان توجہ لحاف: رضائی کمبل

**سلیس اردو:**

گاڑی نے جیسے ہی رفتار پکڑی وہ نوجوان بھی دوڑ کر آگے چلا گیا۔ کچھ دیر وہ دروازے پر ہی کھڑی رہیں سٹیشن کی روشنیوں کو آہستہ آہستہ اندھیرے میں جگنو کی طرح چمک لغائب ہوتا دیکھ رہی تھی۔ پھر جب بالکل اندھیرا چھا گیا اور اس کی آنکھوں میں اندھیرا آنے لگا تو وہ اس ڈبے کی طرف متوجہ ہوئی جس میں وہ اچانک ہی سوار ہو گئی

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

تھی ۔یہاں دو سیٹوں پر دوڑتے رضائی لئے لیٹی تھی اور ان کا سامان باقی سیٹ پر اس طرح پھیلا پڑا تھا کہ کسی کے بیٹھنے کی جگہ ہی نہیں تھی۔ تیسری سیٹ پر کونے میں ایک پتلی دبلی سی عورت بیٹھی اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اور اس کے پاس ہی اس کا دو سال کا بچہ بیٹھا اس سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہا تھا ۔ بچہ بہت کمزور تھا اور اس کے ہاتھ پیر کی کھال اس طرح لٹکی ہوئی تھی جیسے وہ بڑھاپے میں داخل ہو رہا ہو۔

ClassNotes

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

# مشق

1- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں

(الف) قلی نے لڑکی کو پلیٹ فارم پر بیٹھ جانے کے لیے کہا تو اس پر لڑکی نے کس رویے کا اظہار کیا ؟

جواب: قلی نے لڑکی کو پیڈ فون پر بیٹھ جانے کے لیے کہا تو اس اسے یوں لگا جیسے غریب کولی کی نظر اس کے ریسیپروکل خوبصورت چہرے اور نفیس سامان کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے اس لیے اس نے کس قدر غصے سے کہا کہ میں یہاں نہیں بیٹھوں گی۔

ب لڑکی سفر کیوں کر رہی تھی؟

جواب: لڑکی کا چچا بیمار تھا وہ اپنی بیمار چچا کی عیادت کے لئے سفر کر رہی تھی۔

(ج) گھر والوں نے عقل کو ساتھ لے جانے کا مشورہ دیا تو اس پر لڑکی نے کیا جواب دیا ؟

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

جواب:گھر والوں نے اپنی بیوی کو ساتھ لے جانے کا مشورہ دیا تو لڑکی نے کہا میں کیا کوئی ہو جو کوئی کھا لے گا اور عقیل کو دیکھ کر ڈر کے مارے اگل دے گا۔

د۔ لڑکی اسٹیشن پہنچی تو اس نے سب سے پہلے کیا دیکھا ؟

جواب: لڑکی اسٹیشن پہنچی تو اس نے دیکھا کہ زمین اور بنچوں پر سینکڑوں آدمی لاشوں کی طرح پڑے سو رہے ہیں جیسے ان کو سفر کرنا ہی نہ تھا۔

ClassNotes

ہ۔ لڑکی جس ڈبے میں سوار ہوئی ، اس کا ماحول کیسا تھا؟

جواب: لڑکی جس ڈبے میں سوار ہوئی، اس میں دو سیٹوں پر دو عورتیں رنگین لحافوں میں لپٹی ہوئی تھیں اور ان کے ارد گرد بھاری بکس اور بڑی پوٹلیاں اس طرح پھیلی ہوئی تھیں کہ بیٹھنے کے لیے جگہ نہ تھی۔ تیسری سیٹ پر کونے میں ایک دبلی پتلی عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اور اس کے قریب ہی اس کا دو سال کا بچہ بھی بیٹھا تھا۔ ڈبے پر عجیب اضمحلال طاری تھا۔ وہ بد دل ہو کر اسی سیٹ پر ٹک گئی۔

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

2۔ متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (√) لگائیں:

الف۔ سبق "ملمع" کے ماخذ کا نام کیا ہے؟

i. دو لوگ
ii. سب افسانے میرے
iii. ہائے اللہ
iv. چوری چھپے

ب۔ جب لڑکی ریلوے سٹیشن پہنچی تو گاڑی آنے میں دیر تھی:

i. پندرہ منٹ
ii. آدھا گھنٹا
iii. ایک گھنٹا
iv. چند منٹ

ج۔ سبق "ملمع" اصناف ادب کے لحاظ سے کیا ہے؟

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

i. داستان
ii. افسانہ
iii. مضمون
iv. ناول

د۔ "ملمع" کس کی تحریر ہے؟

i. خدیجہ مستور
ii. ہاجرہ مسرور
iii. سجاد حیدر یلدرم
iv. اشرف صبوحی

ہ۔ لڑکی نے قلی کو کتنی رقم دی؟

i. اٹھنی
ii. ایک روپیا
iii. پانچ کا نوٹ
iv. دس روپے

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

و۔ لڑکی کے سفر کا مقصد تھا؟

i. سیر سپاٹا
ii. بیمار چچا کی عیادت
iii. خالہ زاد بہن کی شادی میں شرکت
iv. چھٹیاں گزارنا

ز۔ لڑکی نے ریل کا سفر کس درجے میں کیا؟

i. انٹر
ii. اوّل
iii. دوم
iv. اے سی

ClassNotes

**جوابات:**

| | | | |
|---|---|---|---|
| (الف) | پندرہ منٹ | (ب) | افسانہ |
| (ج) | ہاجرہ مسرور | (د) | اُٹھنی |

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

| | | | |
|---|---|---|---|
| (ہ) | بیمار چچا کی عیادت | (و) | سب افسانے میرے |
| (ز) | انٹر | | |

3۔ لڑکی پر امیر زادے کی اصلیت کیسے واضح ہوئی؟

جواب: چچا کے گھر پہنچ کر لڑکی چھت پر گئی۔ اچانک اس کی نظر پڑوس کے مکان پر پڑی تو اس نے دیکھا کہ گوبر سے لپے پتے آنگن میں بانس کی کھری چارپائی پر کوئی تہبند باندھے اوندھا پڑا تھا۔ جب اُس نے کروٹ لی تو لڑکی نے دیکھا کہ یہ وہی لڑکا ہے جو اسے سٹیشن پر ملا تھا۔ اس طرح لڑکی پر امیر زادے کی اصلیت واضح ہو گئی۔

4۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست یا غلط پر نشان (√) لگائیں:

الف۔ "گاڑی ہمیشہ لیٹ رہتی ہے"۔ قلی نے کہا۔ √ درست / غلط

ب۔ لڑکی کو ماموں کی بیماری کا خط ملا تھا۔ درست / √ غلط

ج۔ قلی ایک روپے کا سکہ پا کر خوش ہو گیا۔ درست / √ غلط

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

د۔ چچا کے ہاں لڑکی کا استقبال خوشی سے کیا گیا۔ √درست / غلط

5۔ اردو میں اسم کی بلحاظِ جنس دو قسمیں ہیں، مذکر اور مؤنث ۔ یعنی ہر اسم ، چاہے وہ جاندار ہو یا بے جان ، مذکر ہو گا یا مؤنث ۔ اگرچہ ماہرین قواعد نے تذکیر و تانیث کے کچھ اصول بنائے ہیں لیکن وام طور پر تذکیر و تانیث وہل زبان کے بول چال ہی کے تابع ہوتے ہیں اور بے جان اسموں کی تذکیر و تانیث کے سلسلے میں بھی اہل زبان کی گفتگو ہی سند قرار پاتی ہے۔

**مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:**

برقع ، قلی ، سڑک ، لالٹین ، لب ،پیشانی، فرض، سائنس ، گدڑی

**جواب:**

| الفاظ | مذکر/مونث | جملے |
|---|---|---|
| برقع | مذکر | لڑکی کا برقع ریشمی تھا۔ |

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

| | | |
|---|---|---|
| قلی | مذکر | اسٹیشن پر قلی کھڑا تھا۔ |
| سڑک | مونث | گاؤں میں اکثر سڑکیں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ |
| لالٹین | مونث | لالٹین بجھ گئی ہے۔ |
| لب | مذکر | بچے کا اُوپر والا لب زخمی ہے۔ |
| پیشانی | مونث | نیک لوگوں کی یوم حشر پیشانی چمک رہی ہوگی۔ |
| فرض | مذکر | فرض ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ |
| سائنس | مونث | سائنس چیزوں کا صحیح استعمال سکھاتی ہے۔ |
| گدڑی | مونث | فقیر کی گدڑی میلی کچیلی تھی۔ |

6- اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجئے

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

## خلاصہ

ایک لڑکی رات کے ساڑھے گیارہ بجے ریلوے ٹکٹ گھر کے سامنے سیاہ ریشمی برقعے میں لپٹی کھڑی تھی۔ گاڑھی کے آنے سے 15 منٹ پہلے بھی ٹکٹ گھر کی کھڑکیاں بند تھیں۔ لوگ زمین پر سوئے پڑے تھے ۔اس نے قلی سے ٹکٹ گھر کے بارے میں دریافت کیاتو جواب ملا کہ یہ گاڑی ہمیشہ لیٹ آتی ہے۔ قلی نے لڑکی کو پلیٹ فارم پر بیٹھ جانے کے لیے کہا تو اسے یوں لگا جیسے کہ غریب قلی کی نظر میں اس کے سیاہ ریشمی برقعے ، خوبصورت چہرے اور نفیس سامان کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔ اس لیے اس نے کس قدر غصے سے کہا کہ میں یہاں نہیں بیٹھوں گی۔ لڑکی کا چچا بیمار تھا۔ وہ اپنے بیمار کی عیادت کے لیے سفر کر رہی تھی۔ گھر والوں نے عقل کو ساتھ لے جانے کا مشورہ دیا تو لڑکی نے کہا میں کیا کوئی لڈو پیڑو ہوں جو کوئی کھا لے گا اور عقل کو دیکھ کر ڈر کے مارے اگل دے گا ۔لڑکی سے پہنچی تو اس نے دیکھا کہ زمین پر سینکڑوں آدمی لاشوں کی طرح پڑے سو رہے ہیں۔ جیسے ان کو سفر کرنا ہی نہیں تھا۔ گاڑی پہنچی اور لڑکی ویٹنگ روم سے نکلی تو اسے اوورکوٹ والا نوجوان نظر آیا جو سگریٹ منہ میں دبائے اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ لڑکی جس ڈبے میں سوار ہوئی، اس میں دو سیٹوں پر دو اڑتے رنگین لحافوں میں لپٹی ہوئی تھیں اور ان کے اردگرد بھاری بکس اور بڑی بوتل یا اس طرح پھیلی ہوئی تھی کہ بیٹھنے کے لئے جگہ ہی نہیں تھی ۔تیسری سیٹ پر کونے میں ایک بچے کو دودھ پلا رہی تھی اور اس کے قریب ہی اس کا دو سال کا بچہ

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

چھت پر گی ۔ اچانک اس کی نظر پڑوس کے مکان پر پڑی تو اس نے دیکھا کہ گوبر سے لت پت آنگن میں بانس کی کھڑی چارپائی پر کوئی تہبند باندھے اوندھا پڑا ہے۔ جب اس نے کروٹ لی تو لڑکی نے دیکھا کہ یہ وہی لڑکا ہے جو اسے اسٹیشن پر ملا تھا۔ اس طرح لڑکی پر امیر زادہ کی اصلیت واضح ہو گئی۔ زندگی میں مصنوعی پن کی بجائے ہمیشہ حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ دکھاؤ اور ملمع کاری جب کھل جاتے ہیں تو انسان کے پاس سوائے شرمندگی کے کچھ نہیں ہوتا۔

## 7- سبق ملمع کا سیاق و سباق ذہن میں رکھ کر درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجئے

1- ارے قلی ! تم مجھے۔۔۔۔۔۔عبارت پڑھ رہی تھی

2- لڑکی کا کلی دروازے پر۔۔۔۔۔۔۔کھڑا مسکرا رہا تھا

**جوابات :**

(الف) ارے قلی تم مجھے یہاں کیوں لائے؟ وہ پوری طاقت سے چلایا کلی کو لے کر کسی طرح اس ہجوم سے نکل کر دوبارہ فون کی پیمائش کرنے لگی۔ اس کی نگاہوں کے سامنے سینکڑوں میلے کچھ لیبر کے غباروں کی طرح اڑ رہے تھے۔ کاش وہ بھی ایک ایسا ہی ہلکا اڑے ہوتی تو کوئی اس پر تن سے مسکرانے والا نہ ہوتا :اس کے دل کے کسی گوشے میں یہ آرزو پھڑ پھڑانے لگی ۔ وہ ہر پھر کر بلا مقصد ہی درجوں پر لکھی ہوئی عبارت پڑھ رہی تھی۔

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

قلی: سامان اٹھانے والا        پلیٹ فارم: ریل گاڑی کے ٹھہرنے کی جگہ

میلے کچیلے: گندے        طنز: مذاق اڑانا        بلامقصد: بغیر مقصد کے        عبارت: لکھائی

حوالہ متن:        سبق کا عنوان: ملمع

مصنف کا نام: ہاجرہ مسرور

**سیاق و سباق:**

شامل نصاب سبق "ملمع" بھی ہاجرہ مسرور کے افسانوں کے مجموعے "سب افسانے میرے" سے لیا گیا ہے۔

اس سبق میں انہوں نے زندگی میں مصنوعی پن کی بجائے حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے۔

**تشریح:** لڑکی نے قلی سے غصے سے چلا کر کہا تم مجھے یہاں کیوں لائے؟ وہ قلی کو رش سے نکال کر دوبارہ پلیٹ فارم پر گھومنے لگی۔ اس کی نظروں کے سامنے کی سوگندے بھر کے غباروں کی مانند ادھر اڑ رہے تھے۔ ایسے میں اسے خیال آیا کہ کاش! اسے بھی ایک ایسا ہی برقع اوڑھنے کے لیے مل جاتا کہ کوئی اس پر مذاق مسکرانے والا نہ ہوتا۔ لڑکی کے دل کے کسی کنارے میں یہ آرزو مچلنے لگی۔ لڑکی ادھر بغیر کسی مقصد کے درجوں پر لکھی ہوئی تحریر پڑھنے لگی۔

ب۔ لڑکی کا قلی دروازے پر اڑے ہوئے مردوں کے درمیان سے نکل کر ڈبے میں داخل ہونے کی فکر کر رہا تھا کہ

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

اس ٹولی کی ایک عورت نے اپنا چاندی کی چوڑیوں میں پھنسا ہوا ہاتھ برکی کی گدڑی سے نکالا اور لڑکی کو راستے میں حائل دیکھ کر دھکا دے دیا۔ لڑکی ایک جھکولا کھا کر سنبھل گئی ۔اس کا دل بے ساختہ چاہا کہ وہ اس عورت کا کا جھالروں سے مزین برقع نوچ کر بھاگ جائے یا پھر اسے ریل کے نیچے دھکا دے لیکن سامنے جو دیکھا تو وہی نوجوان کھڑا مسکرا رہا تھا۔

**حل لغت:** ٹولی: گروہ ، گدڑی: فقیروں کا جبہ (لباس) جس میں بہت سے پیوند لگے ہوتے ہیں ، جھکولا کھا کر: غوطہ کھا کر، چکرا کر ، بے ساختہ: اچانک ، جھالروں: حاشیہ کاری، گوٹا کناری

**حوالہ متن:** 1۔ سبق کا عنوان: ملمّع

2۔ مصنف کا نام: ہاجرہ مسرور

**سیاق و سباق:**

شامل نصاب سبق "ملمع "بھی ہاجرہ مسرور کے افسانوں کے مجموعے "سب افسانے میرے "سے لیا گیا ہے۔

اس سبق میں انہوں نے زندگی میں مصنوعی پن کی بجائے حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے۔

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes

**تشریح:** لڑکی کا قلی دروازے میں پھنسے ہوئے مردوں کے درمیان سے نکل کر ڈبے میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا کہ پیچھے سے عورتوں اور مردوں کا ایک گروہ اس بھرے ہوئے ڈبے پر جھپٹا جس کی وجہ سے لڑکی بے چار یان کے درمیان پھنس کر رہ گئی۔ اس گروہ کی ایک عورت نے اپنا چاندی کی چوریوں میں پھنسا ہوا ہاتھ پیوند لگے ہوئے برقعے سے نکالا اور لڑکی کو راستے میں رکاوٹ سمجھ کر دھکا دے دیا۔ لڑکی ایک جھٹکا کھا کر سنبھل گئی ۔ لڑکی کا دل ایک دم چاہا کہ وہ اس عورت کا حاشیہ کاری سے سجا ہوا برقع چھین کر بھاگ جائے یا پھر اسے ریل کے پیچھے پھینک دے لیکن سامنے جو دیکھا تو وہی پلیٹ فارم والا نوجوان کھڑا ہنس رہا تھا۔

**8۔** اُردو میں دوسری زبانوں کے الفاظ جذب کرنے کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ زبان دسیوں زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ایک زمانے تک اس پر فارسی، عربی الفاظ کا غلبہ رہا۔ اب کچھ عرصے سے انگریزی الفاظ بھی تیزی سے اس کا حصہ بنتے جارہے ہیں آپ اس افسانے میں استعمال ہونے والے انگریزی الفاظ کی ایک فہرست مرتب کریں۔

**جواب:** ریلوے، ہیٹ، ٹائی، گیٹ، اوورکوٹ، سینڈل، ویٹنگ روم، فرسٹ کلاس، سیکنڈ کلاس، انٹر، پلیٹ فارم۔

Click at TopStudyWorld.com/notes to downlaod for FREE for All Classes